

39502- اس کے سامنے والی گاڑی الٹ گئی اور وہ اس سے جا ٹکرایا اور دو آدمی مر گئے

سوال

میں اسی کلویٹر گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا جو کہ اس طرح کہ ساحلی علاقوں میں ڈبل روڈ پر اس رفتار سے کم ہے جس کی ان علاقوں میں اجازت ہوتی، اچانک ہمارے سامنے سے ایک بس آئی اور دو مسٹر کوں کی رکاوٹ توڑتے ہوئے ہمارے سامنے الٹ گئی اور میں اس کے ساتھ جا ٹکرایا کیونکہ اس کے اچانک سامنے آ جانے سے میں اس سے بچ نہیں سکا اور بس کی دو سواریاں مر گئیں۔

جو سواریاں اس حادثے میں بچ گئی تھیں ان سے سوال کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ بس کا ڈرائیور اصلی ڈرائیور نہیں تھا اور نہ ہی اس کے پاس لائسنس تھا، تو میرا سوال ہے کہ :

کیا مجھ پر کفارہ اور دیت واجب ہوتی ہے کہ نہیں؟

پسندیدہ جواب

جب حقیقتاً معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی رفتار بھی قانون کے مطابق تھی اور بس اچانک آپ کے سامنے آ کر الٹ گئی اور آپ اس سے بچ نہ سکے بلکہ اس کے جا ٹکرائے تو آپ پر کوئی گناہ نہیں، اور نہ تو آپ پر دیت لازم آتی ہے اور نہ ہی کفارہ، کیونکہ آپ نے عہد نہیں کیا اور نہ ہی کوئی زیادتی کی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

ایک شخص کی گاڑی الٹ گئی تو اس کے ساتھ سوار اس کا والد فوت ہو گیا تو کیا اس پر کفارہ ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

حادثہ کا سبب معلوم کرنا ہوگا، اگر تو وہ ڈرائیور کی کوتاہی یا زیادتی کی بنا پر حادثہ ہوا ہے تو اس پر ضمان (دیت) اور کفارہ ہے، اور اگر اس کی کوئی زیادتی نہیں اور نہ ہی کوتاہی ہے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (3/357)۔

اور اللہ العزیز (مستقل فتویٰ کمیٹی) سے اس کے مشابہ ہی سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا :

اگر گاڑی چلانے میں ڈرائیور کی کوتاہی ہو یا پھر وہ حادثہ کا سبب بنے مثلاً غفلت سمیت پر گاڑی چلانا یا تیز رفتاری یا پھر نیند آ جانا وغیرہ یا پھر گاڑی کے بارہ میں سستی کرنا اور اس کی سلامتی کے اسباب کو معلوم ہی نہ کرنا تو اس بنا پر ہونے والے حادثے میں اس پر کفارہ قتل ہوگا یعنی ایک مومن غلام آزاد کرنا اگر غلام نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی توبہ ہے۔

لیکن اگر وہ حادثہ میں کسی بھی قسم کا سبب نہیں بننا تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ اھ

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2/356)۔

اسلامی فقہ کا نفرنس کے آٹھویں اجلاس منعقدہ 1414 ہجری الموافق 1993 میلادی میں وہ حالات جن میں ڈرائیور کو اس کی مسئولیت سے درگزر کیا جاسکتا ہے مندرجہ ذیل فیصلیہ کیا گیا:

ا۔ جب کوئی حادثہ اس تیز رفتاری کی وجہ سے ہو جس میں ڈرائیور کچھ نہ کر سکے اور وہ اس سے بچ نہ سکے، یہ ہر وہ پیش آنے والا عمل ہے جو انسان کے مدخل سے خارج ہے۔

ب۔ جب حادثہ کسی مقدر فعل کے سبب سے ہو جو نتیجہ کے پیدا کرنے پر بہت قوی تاثیر ہو۔

مجلة الجمع الفقهی عدد نمبر (8) جز دوم صفحہ نمبر (372)۔

اور آپ کے مسئلہ پر یہی منطبق ہوتا ہے۔

واللہ اعلم۔